✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت رمضان المبارک
وقت 5-7 منٹ

قرآن کی رمضان سے نسبت، تعلق اور اِس کی اہمیت و برکات

(خلاصہ خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ فرمودہ 14 مارچ 2025ء)

معزز سامعین! مجھے آج آپ حاضرین کے سامنے حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ مؤرخہ 14 مارچ 2025ء کا خلاصہ پیش کرنا ہے جس میں آپ نے قرآن کی رمضان سے نسبت اور گہرے تعلق کو بیان فرما کر رمضان میں تلاوتِ قرآن کی اہمیت، افادیت اور برکات بیان فرمائی ہیں۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا رمضان سے ایک خاص تعلق بیان فرمایا ہے۔ ایک خاص نسبت بیان فرمائی ہے اور فرمایا کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ یہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشان کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس اس لئے ہمیں خاص طور پر اِس کے پڑھنے کی طرف اِس مہینے میں توجہ دلائی گئی ہے۔ اِس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی توجہ دلائی جن کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں امام بنا کے بھیجا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس پہ خاص طور پر بہت توجہ دلائی ہے کہ قرآن کریم کو خاص اہتمام سے پڑھو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال جو بھی قرآن کریم نازل ہوا ہوتا تھا اس کا ایک دور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مکمل کروایا کرتے تھے اور آپؐ کی زندگی کے آخری سال میں تو دو دفعہ مکمل ہوا۔ تو قرآن کریم کی اہمیت اور نسبت رمضان کے ساتھ بہت زیادہ ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور قرآن کریم کو پڑھنے، سننے اور درسوں میں شامل ہونے وغیرہ کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہمارے ہاں قرآن کریم کا مساجد میں درسوں کا اہتمام ہوتا ہے تراویح کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت پر زور دیا جاتا ہے ایم ٹی اے پر روزانہ تلاوت آتی ہے اِس کو بھی سننا چاہئے لیکن اس سے برکات تبھی مل سکتی ہیں تب ہی اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جب یہ سن کر ہم اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ بہت سارے لوگ جن کو عربی نہیں آتی قرآن شریف کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتے تو ترجمے اس کے موجود ہیں۔ تلاوت کے ساتھ ان ترجموں کو پڑھنا چاہئے۔ درسوں کے دوران ہمیں غور کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَیں نے قرآن کریم کو رمضان میں اُتارا ہے اس کو خاص طور پر پڑھو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو اور جب تم یہ کرو گے تو پھر یہ تمہاری زندگیوں کا حصہ بھی بن جائے گا۔ پس جو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اس میں ہدایت ہے تو ہدایت پر اُس وقت انسان چل سکتا ہے۔ جب ہم اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم نے جو احکامات دیئے ہیں، جو تعلیم دی ہے اُس پر ہم عمل کرنے والے ہوں۔ اگر صرف سن کر اُسے بھول گئے اور پھر توجہ نہ دی تو پھر وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جو قرآن کریم سے ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں ہی سورۃ البقرۃ میں اس طرف توجہ دلائی۔ تیسری آیت ہے۔ فرمایا کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اور متقیوں کے لئے ہدایت دینے والی ہے۔ پس تقویٰ پر چلنے کے لئے ایک حقیقی مؤمن بننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب پر عمل ضروری قرار دیا ہے اور رمضان میں ہم اس بات کی ہی تلاش میں ہوتے ہیں کہ کس طرح ہم تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ یہ ایک ایسا چشمہ ہے کہ جو پاک دل ہو کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ وہ تقویٰ میں بھی آگے بڑھے گا وہ ہدایت پانے والوں میں بھی شمار ہو گا کیونکہ یہ کتاب وہ ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

اس کے فیوض اور برکات کا در ہمیشہ جاری رہے اور وہ ہر زمانے میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا۔ تو یہ اس کتاب کا دعویٰ ہے کہ اگر تم پاک دل ہو کر اس کی طرف آؤ گے تو ہر برائی سے بچو گے، ہدایت پانے والوں میں ہو گے، تقویٰ پر چلنے والے ہو گے۔ راستوں پر جو کانٹے دار

جھاڑیاں ہیں جو غلط قسم کی بعض باتیں ہیں جو انسان کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں اور اس کو دین سے دور ہٹانے کی کوشش کرتی ہیں جو برائی کی طرف لے جانے والی ہوتی ہیں اگر قرآن کریم پر چلتے ہوئے اس پر عمل کرتے رہیں گے تو پھر ہم ان سے بھی بچتے رہیں گے۔

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ رمضان میں جب ہم اس طرف خاص توجہ دے رہے ہوتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھیں اور سنیں، تراویح پر بھی آتے ہیں، درسوں پر بھی آتے ہیں۔ گھروں میں بھی پہلے سے زیادہ قرآن کریم پڑھا جاتا ہے۔ اگر کوئی دور مکمل نہیں بھی کرتا تو کم از کم کچھ نہ کچھ وقت ان دنوں میں تلاوت ضرور کرتا ہے۔ اول تو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ رمضان میں ایک دور مکمل کیا جائے جیسا کہ میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تو یہی ہے کہ آپ رمضان میں خاص طور پر دور مکمل فرمایا کرتے تھے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ سے دہرائی کرواتے تھے۔ تو فائدہ اٹھانے کے لئے اس سُنّت پر عمل کرنے کے لئے اس سے فیض اٹھانے کے لئے ہمیں ایک تو دور بھی مکمل کرنا چاہئے دوسرے جیسا کہ میں نے کہا جو تفسیر اور ترجمہ ہے جن کو عربی نہیں آتی۔ ان کو ساتھ ساتھ ترجمہ پڑھ کر اس کو دیکھنا چاہئے۔ اس پر عمل کرنے کے لئے نکات نکالنے چاہئیں تا کہ ہم ان پر عمل کرنے والے ہوں اور ہدایت پانے والے ہوں اور پھر اچھائی اور برائی کا ہمیں صحیح علم ہو گا، صحیح ہدایت کا ہمیں علم ہو گا تقویٰ کے صحیح راستوں کا ہمیں علم ہو گا اور پھر ہم عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے فیض پانے والے بھی ہوں گے۔

سامعین! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے تو قرآن کریم میں آسان تعلیم دی ہے اس پر عمل کرنے کے لئے تمہیں کوشش تو بہر حال کرنی پڑے گی اور اگر کوشش کرو گے تو پھر تم کامیاب بھی ہو جاؤ گے اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہو گے۔ پس تمہیں نصیحت یہی ہے کہ اس پر عمل کرنے کے لئے اپنی طرف سے پوری کوشش کرو۔ صرف نام کے مسلمان نہ بنو۔ ہم نے مسیح موعود کو ماناہے تو ہمیں اب قرآن کریم کے حکموں پر عمل کرنے والا بھی بننا پڑے گا۔ پس اگر ہم میں یہ بات نہیں ہے تو پھر ہماری بیعت کا دعویٰ بھی بے فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمادیا ہے کہ میں نے اس قرآن کو آسان کر دیا ہے اور انسانی فطرت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے بڑے آسان انداز میں نصیحت کی ہے جن پر ہر انسان بڑی آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ قواعد وضوابط بیان کر دیئے، احکامات بیان کئے عبادتوں کے طریقے بیان کئے۔ معاشی اور معاشرتی احکامات اور آپس کے تعلقات کس طرح ہونے چاہئیں یہ بیان کئے۔ اس لئے تا کہ ان پر عمل کرو تو تمہاری زندگی بھی سکون سے گزرے گی تمہارا ماحول بھی پُر امن رہے گا اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی بنتے چلے جاؤ گے۔ پس یہ بات سمجھنے والی ہے اور اگر ہم اس کو سمجھ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔ ہمارے گھریلو تعلقات بھی صحیح رہیں گے، ہمارے معاشرے میں تعلقات ہیں وہ بھی صحیح رہیں گے۔ پھر ہماری جو دوسری ذہنی استعدادیں ہیں اُن میں بھی بہت بہتری پیدا ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے کی طرف ہماری توجہ پیدا ہو گی۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے حکم اور عدل بنا کر بھیجا اور آپ نے قرآن کریم کے چُھپے ہوئے خزانے ہمیں عطا فرمائے اور بے شمار معارف قرآن کریم کے نکال کر ہمارے سامنے رکھے۔ ہماری تعلیم وتربیت کے لئے ہمیں واضح طور پر ان احکامات جن کو ہم بعض اوقات سمجھ نہیں سکتے ان کی بھی تشریح فرما کر ہمارے لئے آسان فرمادیئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اگر یہ کہا کہ میں نے آسان بنایا ہے تو آسان بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف وقتوں میں استاد بھی پیدا کر دیئے ہیں اور اس زمانے میں علم وعرفان کے دروازے کھولنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا جنہوں نے ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ پس یہ ہماری بد قسمتی ہو گی اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وضاحت کو، معانی کو، قرآن شریف کی تفسیر کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے والے نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ایک نمائندہ بھیج دیا۔ پس اس کو ماننا اس کی باتوں کو سننا اور اس کی تفاسیر جو انہوں نے قرآن کریم کی کی ہیں ان پر غور کرنا ان پر عمل کرنا اب ہمارا کام ہے۔ اگر ہم یہ کریں گے تو اپنی زندگیوں کو کامیاب بنانے والے ہوں گے اور اس کے علاوہ پھر خلفاء نے بھی تفاسیر کی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر لکھی ہے تقریباً نصف قرآن تو ہے۔ اس کے علاوہ اور ترجمے اور تفسیریں ہیں، تفسیر صغیر ہے وہ بھی کافی وضاحت سے ہے اور یہ ایسی باتیں ہیں جن میں احکامات ہیں۔ انگریزی میں بھی ان کے ترجمے ہو رہے ہیں عربی میں بھی ترجمے ہو رہے ہیں۔ تو اس کی طرف ہمیں خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ جہاں ہم رمضان کے مہینے میں ایک دور ختم کرنا ہے وہاں اس کے معانی پر بھی غور کرنے کے لئے اس کے مطالب پر غور کرنے کے لئے بھی توجہ دیں اور احکامات تلاش کریں ان کو تلاش کر کے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ صرف قرآن کریم کو پیار کر لینا کافی نہیں ہے۔ صرف سنبھال کر رکھ لینا کافی نہیں ہے صرف ماتھے پر لگا لینا کافی نہیں ہے۔ بچوں کی آمین کے لئے لوگ میرے پاس آتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایک فرض تو انہوں نے پورا کر دیا کہ بچوں کو قرآن کریم پڑھا دیا اب اس قرآن کریم کو پڑھنے کا مستقل شوق پیدا کروانا بھی ان کا کام ہے اور وہ تبھی ہو سکتا ہے جب خود ماں باپ بھی اس طرف توجہ دیں۔ وہ خود بھی قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والے ہوں تا کہ بچے دیکھیں کہ ہمارے ماں باپ تلاوت کر رہے

ہیں۔ خود بھی اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے والے ہوں تا کہ انہیں سمجھ آئے کہ کیا احکامات ہیں اور جب بچے سوال کریں تو ان کے جواب بھی دے سکیں۔ پس آمین کروانے کے بعد اِن ماں باپ کی ذمہ داری اور بڑھ گئی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب جو ہدایت کی کتاب جو عرفان کی کتاب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اس کو ہم نے اپنے بچوں کو پڑھا دیا تو اب اس کی محبت بھی ان کے دلوں میں ڈالیں اور وہ محبت تب ہی ہو گی جب ہم خود بھی اس کتاب سے محبت کا اظہار کریں گے۔ پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ ترجمہ پڑھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھیں خلفاء کی تفسیر پڑھیں۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو ہمیں فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا صرف احمدی ہو کر ہم نے بیعت کا حق ادا کر دیا ہے یا ابھی اس مقصد کو ہم نے حاصل کرنا ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعودؑ آئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ

یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اپنی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔ یعنی بیشک ہم نے اس ذکر کو یعنی قرآن شریف کو نازل کیا ہے اور ہم اس کے محافظ ہیں۔

معزز سامعین! پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ملنا ہے اور ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔ قرآن کریم کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو! انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصہ میں نہ آیا۔

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم ہی وہ تعلیم ہے جو ہمیں کامیابیوں سے سرفراز کرنے والی ہے اور کامیابیاں ہمیں اسی سے ملیں گی کہ اگر ہم اس کی تعلیم پر عمل کریں گے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مؤمن قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال ایک ایسے پھل کی طرح ہے جس کا مزہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور وہ مؤمن جو قرآن کریم نہیں پڑھتا مگر اس پر عمل کرتا ہے۔ ادھر ادھر سے باتیں سن لیں اس پر عمل کر لیا۔ اس کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے مگر اس کی خوشبو کوئی نہیں اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے اس خوشبودار پودے کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے مگر مزہ کڑوا ہے اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسے کڑوے پھل کی طرح ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور جس کی خوشبو بھی کڑوی ہے۔ پس اس سے وضاحت ہو گئی کہ ہمیں تلاوت قرآن کریم کرنی چاہئے اور اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے اور جب ہم اس پر عمل کریں گے تو ایسے خوشبودار پھل کی طرح ہو سکیں گے جس کا مزہ بھی اچھا ہو اور جس کی خوشبو بھی اچھی ہو اور ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بھی انسان کی فطرت ہے کہ مزیدار چیز ہے جو اور خوشبو والی چیز جو ہوتی ہے ذائقے والی چیز جو ہوتی ہے جس سے انسان کو لطف آتا ہے اس کو بار بار کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کو بھی ہمیں بار بار پڑھنے اور سمجھنے کی خواہش ہونی چاہئے اور پھر جب ہم یہ کریں گے تو نہ صرف اپنے لئے اس سے فائدہ پا رہے ہوں گے بلکہ اپنے بچوں کو اور اپنے ماحول کو بھی اس سے فائدہ پہنچا رہے ہوں گے۔ پس یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہیں جو اس پر عمل کرنے والے ہیں ہدایت پانے والے ہیں اور پھر وہ دنیا کے لئے نافع الناس وجود بھی ہو جاتے ہیں۔ ان سے دنیا فیض پاتی ہے۔ وہ خود بھی پُرسکون زندگی گزار رہے ہوتے ہیں اور دنیا کو بھی سکون و امن دے رہے ہوتے ہیں۔ ایسے ماں باپ اپنے بچوں کے حقیقت میں حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ہمسایوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں وہ اپنے دنیاوی کاموں میں اپنے ماحول میں بھی ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح وہ جماعتی نظام میں بھی جماعت کی خدمت کر کے اپنے حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان ہدایات کے مطابق عمل کر رہے ہوتے ہیں جو قرآن کریم نے ان کو دی ہیں۔ وہ عبادت کرنے کے بھی حق ادا کر رہے ہوتے ہیں اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا جب ایسے ماں باپ بچوں کے سامنے نمونہ بنتے ہیں تو بچے ان کو رول ماڈل سمجھتے ہیں اور بیویاں ان کو اپنے لئے ایک نمونہ سمجھتی ہیں۔ پھر ایسا ماحول گھروں کا پیدا ہوتا ہے جو دیندار اور نیک ماحول ہوتا ہے اور جہاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ہمیشہ بارش برستی رہتی ہے۔

حاضرین کرام! پس قرآن کریم کی تعلیم پر عمل ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دعویٰ فرمایا ہے کہ اس سے ہدایت ملے گی اور جب ہدایت ملے گی تو تم لوگ پھر ایک واضح اور ایسا فرق دیکھو گے کہ جس سے تمہاری زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ پس اس کو پڑھنے کی طرف اس کو سمجھنے کی طرف اس پر عمل کرنے کی طرف ہمیں بہت توجہ کرنی چاہئے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اتنی نیکی رکھتا ہے کہ وہ گھر میں باقاعدہ تلاوت تو نہیں کر رہا ہوتا، ترجمہ نہیں پڑھتا اس پر غور تو نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جب لوگوں سے سنتا ہے قرآن کریم کو درسوں میں سنتا ہے تقریروں میں سنتا ہے قرآن کریم کی آیات کی تشریح یا احکامات اس کو نظام کی طرف سے مختلف وقتوں میں جو دیئے جاتے ہیں باتیں بتائی جاتی ہیں اس تعلیم کی روشنی میں تو وہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ یہ قرآن کریم کے احکامات ہیں تو جب وہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ مزہ نہیں لیتا جو قرآن کریم پڑھنے کا مزہ ہے لیکن کچھ نہ کچھ حصہ وہ لے رہا ہوتا ہے اس خوشبو سے فائدہ اٹھا رہا ہوتا ہے لیکن جو دکھاوے کے لئے پڑھتا ہے اس پر عمل نہیں کرتا وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا اور جو شخص نہ قرآن پڑھتا ہے نہ اس پر عمل کرتا ہے تو اس کی زندگی تو پھر منافقت کی انتہا کی زندگی ہے۔

پس اس بات کو ہمیں بہت اہمیت دینی چاہئے کہ ہم نے قرآن کریم کو پڑھنا ہے، اس پر عمل بھی کرنا ہے تاکہ ہم نہ صرف خوشبو حاصل کرنے والے بنیں بلکہ خوشبو پھیلانے والے بھی بنیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ اہل اللہ ہوتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں اس بات پر ہم نے آپؐ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! خدا کے اہل کون ہوتے ہیں؟۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن والے اہل اللہ اور اللہ کے خاص بنتے ہوتے ہیں یعنی قرآن کریم پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے اہل اللہ ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے مطابق چلتے ہیں قرآن کریم کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔

پس ہر احمدی کو اپنی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے یہ نسخہ آزمانا چاہئے جس سے دین بھی سنور جائے اور دنیا بھی حاصل ہو جائے۔ مسلمانوں میں آجکل جو جھگڑے ہیں فساد ہیں، ایک دوسرے کی گردنیں کاٹی جارہی ہیں، الزام تراشیاں کی جارہی ہیں، حکومتیں جو ہیں وہ عوام سے لڑ رہی ہیں عوام حکومتوں سے لڑ رہے ہیں، ایک دوسرے کی قتل وغارت ہو رہی ہے، بغاوتیں ہو رہی ہیں یہ سب اس لئے کہ قرآن کریم پر عمل نہیں ہے۔ کہنے کو تو دونوں ہی یہ دعویٰ کرتے ہیں دونوں کے ہاتھ میں قرآن ہے لیکن دونوں قرآن کریم کی تعلیم سے دور ہیں۔ اگر قرآن کریم پر عمل کرنے والے ہوں تو پھر ایسی باتیں نہ ہوں۔ اس پر عمل کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جو نمائندہ بھیجا ہے اس کو ماننے کو یہ تیار نہیں۔ اگر وہ نہیں مانتے تو پھر ان برکات سے فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یاد رکھو! قرآنِ شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآنِ کریم پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفابخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت مصفّٰی اور شیریں اور اس کا پانی بہت سے امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے کے اور بہت سے امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا۔ تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفابخش پانی سے حظ اٹھاتا مگر باوجود اس علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری کامیابیوں کے لئے یہی قرآنِ شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے مگر نہیں! اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ باوجود جاننے کے پھر بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے قرآن کریم کے احکامات کی اور فرمایا کہ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ یعنی اپنی مثال آپ دے رہے ہیں کہ میں ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ تمہیں بلاتا ہوں اور پھر میری ہمدردی ہی نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم سے اس طرف بلاوے تو اسے کذاب اور دجال کہا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہو گی۔ فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہئے یہ تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمے کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش! مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں۔

احمدیوں کے لئے انہوں نے قرآن کریم کو بین کر دیا ہے کہ یہ پڑھ نہیں سکتے۔ پاکستان میں قرآن کریم پر پابندی ہے کہ پڑھ نہیں سکتے۔ خود انہوں نے اس پر عمل نہیں کرنا۔ گو ہمیں کہتے تو یہی ہیں لیکن یہ قرآن کریم کی تعلیم ہمارے دلوں سے نکال نہیں سکتے جتنا چاہے زور لگا لیں۔ اس کی محبت ہمارے دلوں سے نکال نہیں سکتے۔ پس ہمیں اس طرف احمدیوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور ان کے اس قرآن کریم کی تعلیم کو بھولنے اور چھوڑنے کی وجہ سے اور سمجھانے والے کی بات نہ سمجھنے کی وجہ سے ان کے حالات تو ہم دیکھ رہے ہیں کیا ہو رہے ہیں۔ ہر طرف بے چینی ہے بدامنی کی حالت ہے۔ پس ان لوگوں کو غور کرنا چاہئے سوچنا چاہئے اور اگر قرآن کریم کو ہدایت کا سرچشمہ سمجھا ہے تو پھر اس کے حکموں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کے محرمات کو عملاً حلال سمجھ لیا اس کا قرآن پر کوئی ایمان نہیں۔ یعنی جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی تو قرآن کریم کے جو احکامات ہیں ان پر عمل نہ کیا تو ایسا شخص لاکھ کہتا رہے کہ الحمد للہ! مَیں مسلمان ہوں اس کا یہ ایمان صرف کھوکھلا ایمان ہے صرف دعویٰ ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں اور ایسے لوگ ہیں جو پھر دوسروں کو نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے دور ہٹے ہوتے ہیں ان کا حق مار رہے ہوتے ہیں جیسا کہ میں نے مثال دی ہے دنیا میں آجکل مسلمانوں کا یہی حال ہے۔ بادشاہ ہیں سردار ہیں مختلف فرقوں کے لوگ ہیں ایک دوسرے سے لڑائیاں کر رہے ہیں۔ مسلمان مسلمانوں کا ایک دوسرے کا قتل ہو رہا ہے کلمہ گو ایک دوسرے کو مار رہا ہے۔ پس اس سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ لوگ قرآن کریم کی صحیح ہدایت پائیں اور اس زمانے میں سب سے بڑا فرض احمدیوں کا ہے۔ احمدی مسلمان کا ہے کہ وہ اس پر عمل کریں تا کہ جو غیر اسلامی دنیا ہے ان کے عمل کو دیکھ کر ان کو پتہ لگے کہ حقیقی اسلامی تعلیم کیا ہے اور قرآن کریم کے احکامات کیا ہیں جو امن سلامتی اور محبت اور پیار کے احکامات ہیں جو معاشرے میں بھائی چارے کے پھیلانے کے احکامات ہیں جو حقوق العباد ادا کرنے کے احکامات ہیں۔ پس اس طرف احمدی مسلمانوں کو بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ رمضان کے مہینے میں جو قرآن کریم پڑھیں تو ان چیزوں پر غور کریں اور پھر اس تعلیم کو مستقل پھیلانے کے لئے سارا سال ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ عنقریب بہت سارے فتنے پیدا ہوں گے۔ دریافت کیا گیا کہ ان فتنوں سے خلاصی کی کیا صورت ہو گی۔ آپؐ نے جبرئیل سے پوچھا اس نے کہا کہ فتنوں سے خلاصی کی صورت کتاب اللہ ہے۔ پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہمیں اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تب ہی ہم ہدایت بھی پا سکیں گے اور فتنہ اور فساد سے بچ بھی سکیں گے اور ان احکامات کو واضح طور پر سمجھ سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے نازل فرمائے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ قرآن کریم کو ظاہر کر کے پڑھنے والا ظاہری طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھنے والا خفیہ طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ صدقہ بلاؤں اور خطرات اور فتنوں کو دور کرتا ہے ان کو ٹالتا ہے۔ تو قرآن کریم کو پڑھنا اور اس طرح پڑھنا کہ سمجھ بھی آ رہی ہو تو یہ صدقہ کے طور پر قبول ہو گا اور اس کی برکات سے پھر تمام تمام فتنوں سے بھی انسان بچا رہے گا۔ پس جبکہ آجکل ہر طرف دنیا کو ہر طرف سے برائیوں نے گھیرا ہوا ہے اور فتنہ اور فساد نے گھیر اڈالا ہوا ہے ہمیں اس صدقے کو بھی ہمیشہ جاری رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ کرتے رہیں۔ ظاہری بھی پڑھیں، چھپ کر بھی پڑھیں اور اپنے آپ کو ان ابتلاؤں اور مشکلات سے بچائیں اور اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرۃ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صرف دو آدمی ایسے ہیں جن کے بارے میں حسد یعنی رشک، ایسا حسد جو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ تعریفی رنگ میں ہو وہ جائز ہے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے اور پھر رشک کرنے والا کہتا ہے۔ کاش! مجھے بھی ایسی ہی چیز دی جاتی جو اُسے دی گئی ہے تو مَیں بھی ایسا ہی کرتا جیسا یہ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو جس کو وہ وہاں خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے اور اس پر رشک کرنے والا کہتا ہے کہ کاش! مجھے بھی ایسی ہی چیز دی جاتی جو اسے دی گئی ہے تو مَیں بھی ویسا ہی کرتا یعنی اللہ کے راستے میں مال خرچ کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو خوش الحانی سے پڑھنا اور سنوار کر پڑھنا آہستہ آہستہ پڑھنا سمجھ کر پڑھنا یہ بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ایک جگہ کہ

انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آئے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔ قرآن کریم میں دعائیں آتی ہیں تو ان موقعوں پر دعا کرے اور ان دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگا گیا ہے قرآن شریف میں بہت ساری دعائیں ہیں انبیاء نے ہی مانگی ہیں تو وہاں فرمایا کہ انسان خود بھی کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی یہ دے اور فرمایا کہ جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے ان بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ قوموں

کی تباہی کا ذکر ہے کہ کیا کیا بد اعمالیاں تھیں ان میں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑا۔ جب ایسا مقام آئے تو ان سے استغفار بھی کرے انسان اور بچنے کی کوشش بھی کرے۔ جب ہم یہ کریں گے تو بہت ساری برائیوں سے ہم خود بخود ہی بچتے چلے جائیں گے۔ آجکل اس مغربی ماحول میں اس کے زیر اثر ہمارے ذہنوں پر بھی غلط قسم کی باتیں طاری ہو جاتی ہیں۔ ہم غلط قسم کی باتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں بہت سے لوگ ہم میں سے۔ جب ہم قرآن کریم کو پڑھیں گے اور استغفار کریں گے اور برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں گے تو ہماری زندگیاں سنور جائیں گی۔ ہم ان برائیوں سے بچنے والے ہوں گے۔ آپ پھر فرماتے ہیں کہ

بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگائے۔ جو لوگ کہتے ہیں وظیفہ پڑھنا ہے فلاں وظیفہ پڑھیں۔ کیا وظیفہ بتا دیں۔ آپ نے فرمایا بہتر ہے کہ قرآن کریم پڑھو اور اس پر غور کرو۔ لوگ یہ کہتے ہیں کہ دعا کریں اور کیا وظیفہ کریں۔ پس آپ کا تو یہی ارشاد ہے کہ قرآن کریم پہ ہی تدبر کرو اور غور کرو اور پھر تم بہت ساری برائیوں سے اور باتوں سے تکالیف سے بچ جاؤ گے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی ہدایات کا علم حاصل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پتہ لگ جائے گا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

دل کی اگر سختی ہو تو اس کو نرم کرنے کے لئے یہی طریقہ ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مؤمن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے۔ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھل چنتا ہے پھر آگے چل کر ایک اور قسم کا پھل چنتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھائے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے ورنہ پھر سوال ہو گا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی جو قرآن کریم کے احکامات ہیں ان پر عمل کرو۔ نئی نئی بدعات پیدا نہ کرو۔ قرآن کریم کے حکموں کے ساتھ نئی نئی باتیں نہ جوڑو۔

پس ہمیں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ کتنے حکم ہیں جن پر عمل کرتے ہیں کتنی دعائیں ہیں جب دعائیں آ رہی ہوں تو ہم ان کو اپنے لئے مانگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کتنی برائیاں ہیں جن سے بچنے کا جب ان کو حکم ہوتا ہے یا ذکر آتا ہے تو ان سے بچنے کے لئے ہم دعا کرتے ہیں۔ پس اگر ہم اس طرح کریں تو تب ہی ہم قرآن کریم کی حقیقی تعلیم سے فائدہ اٹھانے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور اس رسول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا قرآنِ شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے، نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانوں کی خبریں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی نا امید نہ ہو۔ مؤمن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ خدا ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو اور اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔

سامعین! پس یہ وہ باتیں ہیں جن پر ایک مؤمن کو عمل کرنا چاہئے اور جب ہم اس طرح عمل کریں گے تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کی تعلیمات سے فیض اٹھانے والے ہوں گے اور اپنی زندگیوں کو سنوارنے والے بنیں گے اپنی نسلوں کو سنوارنے والے بنیں گے۔

پس ان دنوں میں رمضان کے دنوں میں خاص طور پر جب ہم قرآن کریم کی طرف توجہ دے رہے ہیں تو ساتھ ساتھ یہ بھی عہد کریں کہ ہم یہ توجہ ہمیشہ قائم رکھیں گے اور ہمیشہ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ رکھیں گے۔ اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ رکھیں گے اور اپنے بچوں کو بھی اس کے پڑھنے کی تلقین کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے کہ ہم اس رمضان میں جہاں اس کی تلاوت کریں وہاں اس کو سمجھنے کی بھی کوشش کریں اور اس پر عمل کرنے کا عہد کریں اور آئندہ بھی اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں اور سارا سال اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

✡✡✡✡